صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعتہ المبارک مورخہ 24 جنوری 2025ء بمطابق 23 رجب المرجب 1446 ہجری بعد از دو پہر تین بجکر اکتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ O هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ O اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ الۡجَـبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ ؕ O سُبۡحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ O هُوَ اللّٰهُ الۡخَـالِـقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَـهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰى ؕ O يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ O وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۔

(ترجمہ): وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، غائب اور ظاہر ہر چیز کا جاننے والا، وہی رحمٰن اور رحیم ہے۔ وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بادشاہ ہے نہایت مقدس، سراسر سلامتی، امن دینے والا، نگہبان، سب پر غالب، اپنا حکم بزور نافذ کرنے والا، اور بڑا ہی ہو کر رہنے والا پاک ہے اللہ اس شرک سے جو لوگ کر رہے ہیں۔ وہ اللہ ہی ہے جو تخلیق کا منصوبہ بنانے والا اور اس کو نافذ کرنے والا اور اس کے مطابق صورت گری کرنے والا ہے اس کے لیے بہترین نام ہیں ہر چیز جو آسمانوں اور زمین میں ہے اس کی تسبیح کر رہی ہے اور وہ زبردست اور حکیم ہے۔
و آخِرُ الدَعۡوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ جی۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ آنریبل ممبرز کچھ Legislation ہے، کوئی Introduction ہے Bill کا، تو پہلے وہ لے لیں تو پھر۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر صاحب، میری ایک گزارش ہے، ایک سوال ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا کوئسچن کس پہ ہے؟

جناب احمد کنڈی: سر، یہ محکمہ ہوم پہ ہے۔

جناب سپیکر: محکمہ ہوم پہ ہے، تو ہوم کے تو، وزیر قانون صاحب بھی نہیں ہیں، اس کو Defer کرتے ہیں، آپ کو یہاں جواب دینے والا نہیں ہے تو پھر اس کو، جناب آنریبل منسٹر نذیر عباسی صاحب، یہ میڈیا کو دبانے اور آزاد صحافت کا گلہ گھوٹنے والے کالے قانون PECA کے خلاف پریس اور میڈیا کے ساتھی جو ہیں وہ خیبر یونین آف جرنلسٹس کی کال پہ پریس گیلری سے واک آؤٹ کر رہے ہیں، یہ قومی اسمبلی نے پاس کیا ہے تو آپ اور عبدالشکور خان اور ڈاکٹر صاحب جو ہیں، وہ بعد میں ذرا ان کے ساتھ چلے جائیں گے، ان کے پاس چلے جائیں گے، یہ ہاؤس اور ہم بالکل اس بات کے Against ہیں کہ پریس اور میڈیا کو دبانے کے لئے کوئی قانون لایا جائے۔ عدنان خان، کون کہتا ہے؟ بھیج دیں سر، میں پھر لے لیتا ہوں، اگر آپ کہتے ہیں تو ٹھیک ہے۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Question No. 305, Mr. Ubaid ur Rehman Sahib, MPA, Health. Mr. Ubaid ur Rehman MPA, please.

جناب عبیدالرحمان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

جناب سپیکر: یہ ہیلتھ کا ہے؟

جناب عبیدالرحمان: جی، یہ ہیلتھ کا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا عبیدالرحمان! اس طرح کرتے ہیں کہ اس کو Monday تک Defer کر دیتے ہیں، ہیلتھ منسٹر یہاں۔۔۔۔

جناب عبیدالرحمان: Monday کو لازمی لگانا ہے، یہ 08 اکتوبر کو لگا تھا، پھر اس دن بھی نہیں ہوا تھا۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے کہ آپ کو اس کا Proper جواب بھی مل جائے گا، بات بھی ٹھیک ہو جائے گی اور اس کو ہم اس طرح لمبا Defer نہیں کرتے، For Monday.

جناب عبیدالرحمان: ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: Question No. 308, Mr. Adnan Khan, MPA, Home. Mr. Adnan Khan, MPA, please.

* 308 _ جناب عدنان خان: کیا وزیر داخلہ ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں میں خود کش دھماکے ہوتے رہتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:
(i) سال 2008 سے آج تک کتنے دھماکے ہوئے ہیں اور خاص کر بنوں میں کتنے دھماکے ہوئے ہیں، شہید افراد میں سے کتنے شہیدوں کو شہید پیکج ملا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛
(ii) سال 2013 میں بنوں جانی خیل دھماکے میں کتنے افراد شہید ہوئے ہیں، کیا مذکورہ واقعے میں پولیس ایف آئی آر درج ہو چکی ہے، ایف آئی آر درج ہوئی ہے تو انویسٹی گیشن اور ایف آئی آر کارروائی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ) { جواب جناب فضل شکور خان (وزیر برائے محنت نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ضلع بنوں میں خود کش دھماکے ہوئے ہیں۔

(ب) (i) سال 2008 سے آج تک صوبہ خیبر پختونخوا میں کل 252 خود کش دھماکے ہوئے ہیں، ضلع بنوں میں 26 خود کش دھماکے ہوئے ہیں، مندرجہ بالا مقدمات میں 39 پولیس اہلکاران شہید اور 79 زخمی ہوئے ہیں جن کو مروجہ قانون کے تحت شہید اور Injured compensation دیا گیا ہے اور اس طرح سویلین شہداء کی تعداد 52 ہے جن کو Compensation amount دی جا چکی ہے جبکہ دیگر سیکیورٹی فورسز کے اہلکاران کے شہداء کی تفصیلات اس سے علیحدہ ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

جناب عدنان خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ کوسچن میں نے Overall خیبر پختونخوا کا کیا تھا اور سر، Specifically میرے اوپر 2013 میں جو دھماکہ ہوا تھا، اس کے بارے میں نے محکمہ سے یہ جواب مانگا تھا لیکن 2013 کو دیکھ لیں اور ابھی 2024 ہے، آج تک وہاں پہ کسی کو کوئی Compensation نہیں ملا ہے، میں خود اس میں زخمی ہوا تھا لیکن مجھے کوئی Compensation نہیں دیا حالانکہ میں تو Compensation والا نہیں ہوں، میں تو نہیں لیتا لیکن بہر حال میرے ساتھ بندے شہید ہوئے تھے، میرے ساتھ ایک چوکیدار تھا، گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کا تھا، اس کے اوپر ابھی لیٹر بازی ہو رہی ہے۔ تو سر، اس کوسچن میں بہت سی خامیاں ہیں، جو انہوں نے جواب دیا ہوا ہے کہ اتنے بندے جو ہیں ناں جو دھماکے کئے تھے، ان میں آج تک کوئی زندہ بھی نہیں ہے، جن جن بندوں کو انہوں نے ایف آئی آر میں Nominate کیا ہے، وہ تو کب کو اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں اور کہتے ہیں کہ ابھی ہم اس کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں، تو سر، اس میں کافی Lacunas ہیں، تو میں گورنمنٹ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی بھجوا دیں کہ وہاں پہ اس کے اوپر کافی تفصیل سے بحث ہو جائے گی اور ہم اس کو تھوڑا سا آگے وہ پیش کر دیں گے۔ مہربانی ہو گی جی۔

Mr. Speaker: Ji, Fazal Shakoor Khan, honourable Minister for Labour.

جناب فضل شکور خان (وزیر محنت و افرادی قوت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ میرے خیال میں سوال کا جواب تو پورا دیا گیا ہے لیکن اگر وہ مطمئن نہیں ہیں تو کمیٹی چلا جائے، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ہاؤس سے رائے لے لیتے ہیں؟

وزیر محنت وافرادی قوت: بالکل سر، آپ لے لیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 308 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it say may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question is referred to the concerned Standing Committee.

جناب! آپ بھی پریس والوں کو دیکھ لیں، Introduction کون کرے گا Bill کا؟ عباسی صاحب نے کرنا ہے تو وہ تو ادھر چلے گئے ہیں، تو ہم Leave application لے لیتے ہیں۔

غیر نشاندار سوالات اوران کے جوابات

218 _ جناب سجاداللہ: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ آیا یہ درست ہے کہ حلقہ PK-32 لوئر کوہستان میں مختلف قسم کے بی ایچ یوز اور آر ایچ سی کے ساتھ ایک ٹی ایچ کیو ہسپتال بھی موجود ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ بی ایچ یوز اور آر ایچ سی میں کتنے فعال اور کتنے غیر فعال ہیں، غیر فعال کی وجوہات بتائی جائیں؛

(ii) مذکورہ ٹی ایچ کیو ہسپتال میں کون کونسا عملہ تعینات ہے، اہل علاقہ کو کیا کیا سہولیات دی جارہی ہیں؛

(iii) آیا ٹی ایچ کیو ہسپتال دونوں تحصیلوں کے لئے کافی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب احتشام علی (مشیر صحت): (الف) جی ہاں، حلقہ PK-32 لوئر کوہستان میں دس بی ایچ یوز، ایک آر ایچ سی اور ایک ٹی ایچ کیو ہسپتال موجود ہے۔

(ب) (i) اس سلسلے میں عرض ہے کہ لوئر کوہستان میں دس بی ایچ یوز اور ایک آر ایچ سی موجود ہے جن میں سے اگست 2022 کے سیلاب میں پانچ بی ایچ یوز مکمل طور پر تباہ ہو چکے ہیں اور آر ایچ سی کو جزوی طور پر نقصان پہنچا ہے۔ موجودہ صورت حال میں عارضی طور پر ان تمام سنٹرز کو فعال بنایا گیا ہے۔

(ii) ٹی ایچ کیو ہسپتال میں ایک گائنالوجسٹ، تین ڈاکٹرز، دو میل نرسز، پیرامیڈکس اور کلاس فور ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ سہولیات میں MNCH (Maternal, Newborn, and Child Immunization Health) Services، ٹی بی، او پی ڈی، لیبارٹری، ایمرجنسی اور مریض کو داخل کرنے کی سہولت کے لئے ایک سو بیس (120) بیڈز پر مشتمل مختلف وارڈز دستیاب ہیں۔

(iii) ضلع کوہستان لوئر دس یونین کونسلز اور دو تحصیلوں پر مشتمل ہے، ٹی ایچ کیو ہسپتال صرف تحصیل پٹن کو سہولیات مہیا کرتا ہے اور تحصیل بنکڈ چھ یونین کونسلز پر مشتمل ہے، یہاں سے تحصیل پٹن کو مریض لانا مشکل ہے۔

208 _ ارباب محمد عثمان خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد مائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے صوبے کے عوام کو صحت کارڈ کے ذریعے علاج معالجے کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ صحت کارڈ کے تحت کون کونسی بیماریوں کا علاج /آپریشن کس طریقے کے تحت کیا جارہا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب احتشام علی (مشیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ صحت کارڈ کے تحت رجسٹرڈ ہسپتالوں میں داخلے کی صورت میں جن بیماریوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

HEALTH CARE SERVICES COVERED UNDER THE PROGRAMME.

Secondary Care Services

All the secondary health care services normally provided at secondary level private and public sector hospitals, including DHQ and THQ hospitals (Category A, B, C & D). The services may include but not limited to accidents and fifteen emergencies such as medicine, general surgery, orthopedics, gynae and obstetrics, pediatrics, ophthalmology and ENT etc.

Tertiary Care Services

1. Accident aid Emergency: All the medical / surgical emergency care which can't be provided in secondary care hospitals.

"A medical emergency is the sudden onset of á medical condition manifesting itself by acute symptoms of sufficient severity (including severe pain) such that the absence of immediate medical attention could reasonably be expected to result in placing the patient's health in serious jeopardy, serious impairment to bodily functions, or serious dysfunction of any bodily organ or part".2. Cardiovascular problems including but not limited to:

a. Congenital heart diseases.
b. Ischemic heart diseases (IHD).
c. Valvular repair and replacement.
d. Cardiovascular accidents (CVA).

3. Complications of Diabetes.

4 Management all type of Cancer.

"Contract would be signed with Atomic Energy Commission for providing services for treatment of cancer from its sixteen hospitals across the country, including Institute of Radiotherapy and Nuclear Medicine (IRNUM) hospital, Peshawar. These hospitals / / centres will be the first preference for provision of care. Only if treatment is not available in these / centres, beneficiaries will be referred to private sector cancer treatment facilities".

5. Management of Genito-urinary diseases, including dialysis. "Expenses beyond the package limit will be covered from reserved fund specified for the purpose by the client".
6. Management of neurosurgical diseases.
7. Complications of secondary care diseases / procedures needing referral to tertiary care hospitals.
8. Artificial limbs (Prosthetics): For this purpose contract would be signed with PIPOS, Peshawar for providing services of prosthetics.
9. Breast cancer screening.

306 _ جناب جلال خان: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ ایل آر ایچ ہسپتال پشاور میں سرکاری ملازمین کے طبی ٹیسٹس مفت ہوتے تھے؛

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ سرکاری ملازمین سے موجودہ حکومت نے مفت طبی ٹیسٹ کی سہولت واپس لی ہے؛

(ج) اگر (الف)اور(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مفت طبی ٹیسٹ بند کرنے کی وجوہات بتائیں، نیز حکومت کب تک سرکاری ملازمین کو مذکورہ سہولیات فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب احتشام علی (مشیر صحت): (الف) ایل آر ایچ میں تمام سرکاری ملازمین کے طبی ٹیسٹس مفت ہوتے ہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کا ایل آر ایچ ہسپتال کی پالیسی کے مطابق اپنا سروس کارڈ رکھاکر مفت ٹیسٹ کی سہولت میسر ہوتی ہے۔

269 _ جناب محمد یامین: کیاوزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد بھی صوبہ خیبر پختونخوا میں چیف سیکرٹری کی تعیناتی وفاقی حکومت کے ذمے ہے؛

(ب) آیایہ درست ہے کہ وفاقی آفیسر (PAS) کا محاسبہ اور مواخذہ صوبائی حکومت اور وزیر اعلیٰ نہیں کر سکتے؛

(ج) اگر (الف)اور(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کیا خیبر پختونخوا میں سینیئر ترین اور قابل آفیسرز موجود ہونے کے باوجود وفاقی حکومت کی طرف سے صوبائی افسر کو چیف سیکرٹری تعینات نہ کرناان کے ساتھ زیادتی اور حق تلفی نہیں ہے؛

(ii) چیف سیکرٹری کی تعیناتی کے حوالے سے قانون اور رولز کے مطابق وزیر اعلیٰ یاوزیر اعظم کے اختیارات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان(وزیر اعلیٰ): (الف) پاکستان کے چاروں صوبوں میں چیف سیکرٹری کی تعیناتی کے وفاق اور صوبوں کے درمیان ہونے والے معاہدے کے تحت بننے والے سول سروس آف پاکستان (کمپوزیشن اینڈ کیڈر

)رولز 1954 اور 19 ستمبر 1993 کو ہونے والے وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے مابین کئے گئے فیصلے کے مطابق وفاقی حکومت صوبائی حکومتوں کے ساتھ مشاورت سے کرتی ہے۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

چیف سیکرٹری کی تعیناتی کا طریقہ کار سول سروس آف پاکستان (کمپوزیشن اینڈ کیڈر) رولز 1954 کے Rule-(IV) 15 اور 19 ستمبر 1993 کے اجلاس میں ہونے والے فیصلے میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ اٹھارہویں ترمیم میں صوبے کے چیف سیکرٹری کی تعیناتی کے بارے میں کوئی بات نہیں کی گئی ہے۔

(ب) وفاقی افسران کا محاسبہ اور مواخذہ Efficiency & Discipline Rules, 2020 کے نیچے ہوتا ہے۔ صوبائی حکومت صوبے میں تعینات افسر کے خلاف انکوائری کر کے چارج شیٹ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کو بھیجتی ہے اور تادیبی کارروائی کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ اسٹیبلشمنٹ ڈویژن صوبائی حکومت کی سفارشات کو بنیاد بنا کر افسر کے خلاف تادیبی کارروائی کرتا ہے۔

(ج) (i) نہیں، چونکہ یہ تعیناتی سول سروس آف پاکستان (کمپوزیشن اینڈ کیڈر) قواعد 1954ء کے کے قاعدہ نمبر (iv)15 اور 19 ستمبر 1993 کے فیصلے کے مطابق کی جاتی ہے، اس لئے اس کو حق تلفی سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔

(ii) چیف سیکرٹری کی تقرری کا موجودہ طریقہ کار 1954ء وفاق اور صوبوں کے درمیان ہونے والے معاہدے کے تحت بننے والے سول سروس آف پاکستان (کمپوزیشن اینڈ کیڈر) رولز 1954 اور 19 ستمبر 1993 کو ہونے والے وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتوں کے مابین ہونے والے اجلاس میں طے پایا تھا جس میں تمام وزرائے اعلیٰ اور گورنرز نے شرکت کی تھی۔ اس اجلاس میں متفقہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ کسی صوبے کے چیف سیکرٹری کی تقرری وفاقی حکومت متعلقہ صوبائی حکومت کی مشاورت سے کرے گی اور یہ تقرری APUG (All Pakistan Unified Group) کے افسران میں سے ہو گی بشرطیکہ اس مشاورتی عمل میں صوبائی حکومت نے APUG افسران میں سے کسی ایک ترجیحی آفیسر کا نام یا ایسے افسران کے ناموں کی ایک فہرست کی اطلاع، ترجیح یا تحریری طور پر وفاق کو دی ہو۔ اگر پندرہ دن کے اندر صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی جواب نہیں آتا تو اسے متعلقہ صوبائی حکومت کی منظوری تصور کی جائے گی اور وفاقی حکومت نامزد آفیسر یا مہیا کی گئی افسران کی فہرست میں سے کسی ایک آفیسر کی تقرری عمل میں لائے گی۔

مزید یہ کہ انتہائی ضرورت کے پیش نظر وفاقی حکومت متعلقہ صوبائی حکومت سے مشاورت اور اپنی تجویز کی بروقت رسائی کے لئے ٹیلی فون اور فیکس جیسی سہولیات کا استعمال بھی کر سکتی ہے اور اگر ایک ہفتہ کے اندر متعلقہ صوبائی حکومت سے کوئی جواب موصول نہ ہو، تو وفاقی حکومت اس سلسلہ میں مناسب احکامات جاری کرے گی اور ایسے امور کی تحریری تصدیق متعلقہ حکومت کو ارسال کی جائے گی۔

مزید برآں، سول سروس آف پاکستان (کمپوزیشن اینڈ کیڈر) قواعد 1954 کے قاعدہ (iv)15 کے مطابق صرف وزیر اعظم یا وزیر اعظم کا نامزد مجاز نمائندہ کسی PAS آفیسر کی ایک صوبے کے چیف سیکرٹری کے طور پر تقرری

کرے گا اور اس کی مشاورت وزیر اعلیٰ یا اس کے کسی مجاز نمائندے سے ہو گی جبکہ وزیر اعلیٰ یا اس کے مجاز نمائندہ کی سفارشات پر مناسب غور بھی کیا جائے گا۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: درج ذیل معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: یہ 17، 20 اور 24 جنوری کے لئے ہیں؛ جناب لیاقت علی صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، چوبیس یوم، 12 جنوری تا 04 فروری 2025؛ جناب فضل شکور خان صاحب، صوبائی وزیر، ایک یوم، 17 جنوری؛ جناب جلال خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 17 جنوری؛ جناب احتشام علی صاحب، ایڈوائزر ٹو سی ایم، ایک یوم 17 جنوری؛ جناب شرافت علی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 17 جنوری؛ جناب فیصل خان صاحب ترکئی، صوبائی وزیر، دو یوم 17 اور 24 جنوری؛ جناب ارشد ایوب خان صاحب، صوبائی وزیر، ایک یوم، 17 جنوری؛ جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، دو یوم، 17 اور 20 جنوری؛ جناب امجد علی صاحب، سپیشل اسسٹنٹ ٹو سی ایم، ایک یوم، 17 جنوری؛ ملک طارق اعوان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 17 جنوری؛ جناب علی ہادی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 17 جنوری؛ جناب انور زیب صاحب، ایم اے، چھ یوم، 17 تا 21 جنوری اور 24 جنوری؛ جناب عبید الرحمان خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 17 جنوری؛ جناب محمد انور خان صاحب، ایم پی اے، آٹھ یوم، 17 تا 24 جنوری؛ جناب زاہد چن زیب صاحب، ایڈوائزر ٹو سی ایم، دو یوم، 17 اور 24 جنوری؛ جناب محمد اقبال خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 17 اور 24 جنوری؛ جناب طارق محمود آریانی صاحب، ایم پی اے، تین یوم، 17، 20 اور 24 جنوری؛ جناب محمد آصف صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 17 جنوری؛ جناب محمد سجاد صاحب، صوبائی وزیر، ایک یوم، 20 جنوری؛ سید فخر جہاں صاحب، صوبائی وزیر، ایک یوم، 20 جنوری؛ مخدوم زادہ آفتاب حیدر صاحب، پانچ یوم، 20 تا 24 جنوری؛ جناب حمید الرحمان صاحب، ایم پی اے، 20 تا 22 اور 24 جنوری؛ سید قاسم علی شاہ صاحب، صوبائی وزیر، ایک یوم، 20 جنوری؛ جناب فضل حق صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 20 جنوری؛ جناب فتح الملک ناصر صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 20 جنوری؛ جناب منیر حسین لغمانی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 20 جنوری؛ جناب ملک عدیل اقبال صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 24 جنوری؛ جناب شفیع اللہ خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 24 جنوری؛ محترمہ شہلا بانو صاحبہ، ایم پی اے، ایک یوم، 24 جنوری؛ جناب علی شاہ صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 24 جنوری؛ محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ، ایم پی اے، ایک یوم، 24 جنوری؛ جناب ارباب محمد عثمان خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 24 جنوری؛ جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 24 جنوری؛ جناب طارق سعید صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، 24 جنوری۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The leave is granted.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ریگولیٹری فورس مجریہ 2025 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8. 'Introduction of the Bill': The honourable Minister for Revenue, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Regulatory Force Bill, 2025, in the House. Minister for Revenue, please.

Mr. Nazir Ahmad Abbasi (Minister for Revenue): Mr. Speaker! I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Regulatory Force Bill, 2025, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا شریعہ نظام عدل ریگولیشن مجریہ 2025 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9. The Minister for Revenue, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Sharia Nizam-e-Adal Regulation (Amendment) Bill, 2025, in the House. The Minister for Revenue, please.

Minister for Revenue: I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Sharia Nizam-e-Adal Regulation (Amendment) Bill, 2025, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک فنانشل مینجمنٹ مجریہ 2025 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10. The Minister for Revenue, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Financial Management (Amendment) Bill, 2025, in the House. The Minister for Revenue, please.

Minister for Revenue: I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Financial Management (Amendment) Bill, 2025, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

کنڈی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب احمد کنڈی: سپیکر صاحب، عباسی صاحب جو ہیں وہ بڑی سپیڈ سے جا رہے ہیں، میں کہتا ہوں کہیں Over speeding کر کے کہیں گاڑی ٹکرا نہ جائے، نظر بھی لگ جائے گی کیونکہ پانچ چھ بل ہیں۔ ایک تو میں یہ گزارش کروں گا کہ ابھی انہوں نے جو بل ٹیبل کیا ہے Khyber Pakhtunkhwa, Public Financial Management (Amendment) Bill, 2025، میری تو یہ گزارش بھی ہوگی، عباسی صاحب خود بھی اس کو دیکھ لیں تو زیادہ بہتر ہوگا اور میری اس میں Chair سے گزارش یہ ہے Consideration stage پہ کمیٹی کو لازمی جانا چاہیئے، اس بل میں انہوں نے کنٹرولر جنرل آف اکاؤنٹس، جس کے نام سے واضح ہے جو اکاؤنٹس کو کنٹرول کرے گا اور اس کو یہ مینڈیٹ دیا ہے آڈیٹر جنرل نے، اور آڈیٹر جنرل کو مینڈیٹ دیا ہے آئین پاکستان 1973 نے، .Under Article 169 and 170 جناب سپیکر، آرٹیکل 169 اور 170 آڈیٹر جنرل سے دو کام کروانا چاہتے ہیں، آپ کے سامنے آئین کی کتاب پڑی ہوئی ہے، اگر آپ آرٹیکل 169 کو کھول کر دیکھ لیں،

اس میں وہ کہتا ہے کہ چاہے وہ صوبوں کے اکاؤنٹس ہیں، چاہے وہ فیڈریشن کے اکاؤنٹس ہیں، Auditor General shall perform the functions and exercise the power as determined by the Act of the Majlis-e-Shoora، یہ انہوں نے تمام جو اکاؤنٹس، چاہے صوبے کے ہیں، چاہے وفاق کے ہیں، یہ وہاں پہ آڈیٹر جنرل کا اختیار ہے۔اس کے نیچے آپ اگر آرٹیکل 170 کو پڑھیں تو وہ آڈٹ کا اختیار بھی آڈیٹر جنرل کو دیتا ہے،That he will conduct the audit of all the accounts اور وہ Act of Majlis-e-Shoora جو ہے، وہ آڈیٹر جنرل کا آرڈیننس 2001 ہے جس میں Controller General of Accounts (CGA) کی پوسٹ Generate ہوتی ہے اور CGA as agent کام کرتا ہے آڈیٹر جنرل کا، ہمارا صوبہ اس بل کے ذریعے CGA کے Role کو مکمل اڑا رہا ہے، تو خدارا میں صرف اس ایوان میں جو ہمارے فہم سے اور فراست سے بھرے ہوئے لوگ جو آئین کو سمجھتے ہیں، آج بھی ہم نے، آپ نے ایک بل سلیکٹ کمیٹی کو بھیجا تھا اور الحمد للہ اجتماعیت کی بنیاد پہ ہم نے اس میں ترامیم کیں اور حکومت نے ہمارا اس پہ شکریہ ادا کیا جو آپ نے بروقت ایک ایسی چیز کو Floor of the House identify کیا جس سے حکومت کی نیک نامی ہوئی ہے، تو اس سے حکومت کی بدنامی ہو گی، یہ فنانس کو ریلیز کا اختیار بھی دے رہے ہیں اور Authorization کا اختیار بھی دے رہے ہیں، بابا! یہ اس طرح نہیں چلے گا، آئین کے منافی ہے، اپنے آپ کو بدنام مت کریں، اس کو آپ سلیکٹ کمیٹی میں میری درخواست ہو گی نذیر عباسی صاحب سے، یہ ہمیشہ آئین اور قانون کی بات کرتے ہیں، اس بل کو خود بھی پڑھیں، ہمیں بھی موقع دیں کہ ہم چیزیں Identify کریں کمیٹی میں اور آپ کی حکومت کی نیک نامی کا سبب بنیں گی۔ شکریہ۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Revenue, please.

جناب نذیر احمد عباسی (وزیر مال واملاک): سر، ابھی تو چیزیں ٹیبل ہو رہی ہیں ناں، تو وہ کہیں اگر سمجھتے ہیں کہ کوئی آئین کی خلاف ورزی ہے تو ہم تو کبھی نہیں چاہیں گے کہ آئین اور قانون کی خلاف ورزی ہو، تو پھر اس کے لئے بات کی جا سکتی ہے، ابھی تو ہم چیزیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ On کریں ناں، مائیک On ہے؟

وزیر مال واملاک: جی، On ہے، On ہے۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، آپ ذرا اونچا بولیں۔

وزیر مال واملاک: میں نے یہ عرض کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں وہ ویسے چاہ رہا تھا کہ۔۔۔۔

وزیر مال واملاک: میں نے عرض کیا ہے کہ اگر اس میں ایک بل ٹیبل ہوتا ہے اور ان کا خیال ہے کہ اس میں کچھ آئین کی خلاف ورزی ہو رہی ہے تو بالکل وہ نشاندہی کریں، ہم اس میں تصحیح کریں گے۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، ابھی اس میں اس طرح ہے کہ چونکہ یہ Consideration stage پہ جب جائے گا تو اس پہ یہاں ڈیبیٹ بھی ہو جائے گی، آپ کی بات Justified ہوئی ہے، وزیر محترم بھی اس بات پہ Agree کر رہے ہیں کہ آپ کی بات Justified ہوئی تو ہم بھیج دیں گے۔

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، اب تو ان کو جلدی ہے، اس سے پہلے ہم اس کو Clarify کر دیں۔

وزیر مال و املاک: نہیں، وہ زیادہ تھے اس لئے جلدی کر رہے تھے، کوئی جلدی نہیں ہے جناب، آپ کا حکم سر آنکھوں پہ۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ملازمین (ملازمت سے برطرفی) مجریہ 2025 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11. The Minister for Revenue, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa Employees (Removal from Service) Bill, 2025, in the House. The Minister for Revenue, please.

Minister for Revenue: I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Employees (Removal from Service) Bill, 2025, in the House.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2025 کا متعارف کرنے کے لئے اجازت کا طلب کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 12. Motion for leave under rule 77, to introduce the Bill. Mr. Sher Ali Afridi, MPA, to please move the motion for leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2025, in the House. Mr. Sher Ali Afridi, MPA, please.

Mr. Sher Ali Afridi: I wish to move for leave of the House under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2025, in the House.

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، اسے تو پیش کرنے دیں۔ شیر علی آفریدی صاحب، ایک منٹ جی، پھر اپوزیشن کہے گی کہ ہمیں موقع نہیں دیتے۔ کنڈی صاحب، اب آپ بولیں جی۔

جناب احمد کنڈی: سر، آپ اس طرح نہ کریں ناں، چیزوں کو بلڈوز بھی نہ کریں، آپ اس منصب پہ ایک آئین کے تحت بیٹھے ہیں اور آپ کی یہ جو کرسی ہے، یہ قواعد و ضوابط کے مطابق چلنی چاہیئے، نہ کہ آپ کی خواہشات کے مطابق چلنی چاہیئے اور آپ نے ایک حلف بھی اٹھایا ہوا ہے، جس پہ آپ نے یہ حلف لیا ہے کہ میں اپنی ذاتی Personal interest کو کبھی بھی فوقیت نہیں دوں گا اپنی Official duty میں، تو میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اپنے حلف کو یاد رکھیئے، آپ کا اور ہمارا باقاعدہ Rules of Business میں موجود ہے کہ جب بھی کوئی بل آئے گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: اچھا، یہ اب دیکھ لیں اس کے Statement of objects and reasons کو، یہ اسمبلی کے سٹاف کی ذمہ داری ہے، جب بھی کوئی بل آئے گا آپ کے رولز کے مطابق وہ اس چیز کو دیکھیں گے اور ہم نے کئی دفعہ اس کو آپ کے گوش گزار کیا اور آپ نے یہاں سے باقاعدہ ارشاد فرمایا کہ Statement of objects and reasons، یہ اسمبلی کے سٹاف کی ذمہ داری ہے، مجھے یہ بتائیں یہ فقرہ آپ خود پڑھ لیں، اگر آپ مطمئن ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ پڑھ لیں۔

Mr. Ahmad Kundi: Statement of objects and reasons: It is desirable to amend the Khyber Pakhtunkhwa, Universities Act, 2012, for which amendment in Khyber Pakhtunkhwa is necessary. What is this? Is this statement of objects and reasons?

یہ ترمیم لانا چاہ رہے ہیں؟ خدارا میں وہی کہتا ہوں، دیکھیں سر، خواہشات پہ اسمبلیوں کو مت چلائیں، Rules & Regulations ہیں جس سے میرے فاضل کولیگ کو بھی اتفاق ہوگا اور Statement of objects and reasons جو ہے وہ اسمبلی کے سٹاف کی ذمہ داری ہے کہ جب کوئی بل آئے گا، یہ کوئی ہوا میں ایسے اڑ کر Floor تک نہیں پہنچے گا، اگر اس میں کوئی چیز ہے اور کئی دفعہ ہم گزارش کر چکے ہیں لیکن اب ہم سختی کریں گے سپیکر صاحب، کیونکہ آپ ہمارے ساتھ بڑی زیادتیاں کر رہے ہیں، وقتاً فوقتاً ہم چپ کر جاتے ہیں کہ بھئی! چلیں وہ آپ کا بھرم رکھ دیتے ہیں، کبھی وہ کورم نہیں Identify کرتے، حالانکہ ان کے ممبران بھی نہیں ہوتے، یہ زیادتی یا One sided traffic ہم نہیں چلنے دیں گے، اگر ہماری تعداد تھوڑی ہے تو اس سے آپ ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں، آپ قواعد وضوابط کے پابند ہیں، آپ اپنے حلف کے پابند ہیں، آپ اسی کے مطابق چلائیں، نہیں تو پھر یہ ہاؤس نہیں چلے گا اس طرح۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، ضروری ہوتا ہے، آپ کی بات ٹھیک ہے، خیر ہے ہم نے لے لی ہے، اس میں ایسا کوئی مذائقہ بھی نہیں ہے، کنڈی صاحب، ایسی بات نہیں ہے۔

جناب احمد کنڈی: سر، اس پہ باقاعدہ دیکھیں Statement of objects and reasons باقاعدہ Constitution میں بھی انہوں نے دی ہوئی ہے۔ دیکھیں، اس میں وضاحت تو کریں، ہمیں بتائیں تو سہی کہ یہ کرنا کیا چاہتا ہے؟ ابھی یہ Amended ہے، میں سمجھ رہا ہوں لیکن کم از کم اپنا مؤقف ہمارے آگے رکھ دیں، میں سمجھ رہا ہوں آپ کی بات، ہم ان کے ساتھ اس بات پہ تعاون کرتے ہیں لیکن ہمیں یہ تو بتایا جائے کہ یہ اس میں کرنے کیا جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کی بات کافی حد تک Justified ہے، ہم اس کو آئندہ کے لئے چونکہ ہم اسے لے چکے ہیں، آئندہ کے لئے ہم اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھی یہ ڈائریکشن دیتے ہیں کہ اس کو دیکھ لیا کریں اور اس کے مطابق اس کو Accordingly درست بھی کرالیا کریں۔ جناب شیر علی، ایم پی اے، پلیز۔

Mr. Sher Ali Afridi: I wish to move for leave of the House, under rule 77 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2025, in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House is: that the honourable Member may be granted leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2025, in the House? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Leave of the House is granted.

مسودہ قانون (دوسری ترمیم) بابت خیبر پختونخوا یونیورسٹیاں مجریہ 2025 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: 'Introduction of the Bill': Mr. Sher Ali Afridi, MPA, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2025, in the House. Mr. Sher Ali Afridi, MPA, please.

Mr. Sher Ali Afridi: I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Universities (Second Amendment) Bill, 2025, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا ضابطہ فوجداری مجریہ 2025 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 14. Minister for Revenue, to please introduce the Code of Criminal Procedure Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2025, in the House. The Minister for Revenue, please.

Minister for Revenue:. I intend to introduce the Code of Criminal Procedure Khyber Pakhtunkhwa (Amendment) Bill, 2025, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون خیبر پختونخوا زرعی انکم ٹیکس مجریہ 2025 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 15. 'Introduction of the Bill': The Minister for Revenue, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Agricultural Income Tax Bill, 2025, in the House. The Minister for Revenue, please.

Minister for Revenue: I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Agricultural Income Tax Bill, 2025, in the House.

Mr. Speaker: The Bill stands introduced.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Mr. Muhammad Arif Ahmad Zai Sahib, MPA, to please move his call attention notice No.185, in the House. Mr. Muhammad Arif Ahmad Zai, MPA, please.

جناب محمد عارف: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ میں تقریباً1600 کنال زرعی اراضی جو اس وقت انجینئرنگ یونیورسٹی پشاور کی نگرانی میں ہے، کچھ دن پہلے اس زمین کو بغیر کسی Open tender اور قانونی تقاضے پوری کئے بغیر ایک پرائیویٹ شخص کو لیز پر دیا گیا ہے، حالانکہ اس زمین کے متعلق عدالتی حکم نامہ بھی موجود ہے۔ کچھ دن پہلے قبضہ لینے کے لئے چند لوگ پہنچے جن کے ساتھ حیران کن طور پر اینٹی کرپشن کا پورا عملہ بھی موجود تھا، متعلقہ ڈی ایس پی صاحب کو یہ بات رپورٹ ہوگئی تو وہ موقع پر پہنچ گئے لیکن اگلے روز ڈی ایس پی صاحب کو کوئی وجہ بتائے بغیر وہاں سے ٹرانسفر کر دیا گیا۔ جناب سپیکر، اگر آپ اجازت دیں تو میں دو باتیں اس پہ کر سکتا ہوں۔ سر، ایک تو یہ ہے کہ یہ زمین وہاں پہ جو1600 کنال اراضی ہے، یہ یونیورسٹی کے لئے خریدی گئی تھی اور۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کا گورنمنٹ کی طرف سے کون Respond کرے گا؟ آپ کریں گے، ٹھیک ہے۔

جناب محمد عارف: تو سر، وہاں پہ ایک عرصے سے کچھ لوگ وہاں پہ رہ رہے ہیں، ان کے اپنے گھر ہیں اور ان کے لئے ایک پرائمری سکول بھی وہاں بنایا گیا ہے، وہ غیر قانونی قابضین نہیں ہیں، نہ زمین ان کے قبضے میں تھی، نہ اب ان کے قبضے میں ہے بلکہ ان لوگوں کا ایک وفد میرے ساتھ وزیر محترم کے پاس آیا تھا اور انہوں نے وزیر محترم کو صاف کہا تھا کہ نہ ہم قابضین ہیں، نہ ہمارا اس پہ کوئی دعویٰ ہے، ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر زمین ان کو دے رہے ہو تو ان سے مہنگے قیمت پہ ہمیں دے دو، وہ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے جو Bidding یا کوئی جو بھی کیا تھا، اس میں ہم نے بھی حصہ لیا تھا اور اس پہ ہمیں دھوکہ دیا گیا ہے اور ہمیں وہاں سے نکال دیا گیا۔ تو جناب سپیکر، ایک تو یہ ہے کہ اگر متعلقہ ڈی ایس پی یا وہاں کی انتظامیہ کسی بات سے بے خبر ہو اور وہ آ جائے، کوئی ان کو رپورٹ کرے اور وہاں پہ آ جائے، تو اس ڈی ایس پی صاحب سے کونسا گناہ سرزد ہوا کہ اس کو اسی وقت ٹرانسفر کر دیا گیا، اس نے تو صرف یہ پوچھا تھا کہ جب آپ یہاں پہ آ رہے ہیں تو میں یہاں پہ انتظامی آفیسر ہوں اور میں یہاں پہ سب کچھ سنبھال رہا ہوں، تو کم از کم میرے نالج میں تو ہو کہ آپ کون ہیں، کس لئے آئے ہیں؟ مجھے کسی نے بتایا کہ یہاں پہ کچھ لوگ آئے ہیں اور ان کے ساتھ مشینری بھی ہے اور وہ زمین پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں، وہ صرف یہ پوچھنے کے لئے وہاں پہ آ گیا اور دوسرے دن اس کی ٹرانسفر ہوگئی، حالانکہ اس کے وہاں پر صرف دو تین مہینے ہو گئے ہیں۔ تو جناب سپیکر، میری گزارش یہ ہے کہ اس توجہ دلاؤ نوٹس کو متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں پہ اس مسئلہ کو Probe کیا جائے کہ کیا ہوا تھا اور کون اس طرح کر رہا ہے؟ تو یہ میری گزارش ہے سر۔

جناب سپیکر: آنریبل منسٹر، محمد سہیل آفریدی صاحب، سہیل آفریدی صاحب کا مائیک On کریں۔

جناب محمد سہیل آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔ شکریہ جناب سپیکر، عارف احمد زئی صاحب کو میرے خیال میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب ملا ہوا ہے لیکن وہ جواب سے مطمئن نہیں ہیں، تو بھیج دیں کمیٹی کو، کوئی ایشو نہیں ہے سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔

The motion before the House is that the call attention notice No. 185, moved by the honourable Member, may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice No. 185 is referred to the Standing Committee concerned. Mr. Taj Muhammad Khan, MPA, to please move his call attention notice No. 186, in the House. Mr. Taj Muhammad Khan, MPA, please.

جناب تاج محمد: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔

I would like to draw the attention of this august House to an urgent issue of public importance, that under the prevailing law the provinces received ten percent in heads of royalty from the federal government on gas, hydel, tobacco cess and oil. The provinces then give ten percent of the amount to the concerned districts for running various projects of public welfare but unfortunately the province does not give ten percent of the amount received from the federal government to the concerned districts, rather the Finance department use such amount for other purposes, which is sheer injustice to the public of the concerned districts.

جناب سپیکر، یہ ہمیں جو رائیلٹی کی مد میں وفاقی حکومت سے جو پیسے ملتے ہیں جہاں جہاں جس جس ضلع میں پروڈکشن ہوتی ہے، چاہے وہ آئل کی ہو، گیس کی ہو، ہائیڈل کی ہو یا ٹوبیکو کی ہو، تو قانون کے مطابق پھر وہ اس میں سے صوبہ دس پرسنٹ اس ڈسٹرکٹ کو دیتا ہے لیکن بد قسمتی سے یہاں پر ہمیں جتنے بھی پیسے ملتے ہیں، وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ ضلعوں کو نہیں دیتا ہے، تو میرے خیال میں یہ ان اضلاع کے ساتھ، ان کے عوام کے ساتھ بہت زیادتی ہے کہ فیڈرل سے تو ہمیں پیسے مل جاتے ہیں لیکن یہاں فنانس ڈیپارٹمنٹ وہ پھر دوسری مدات میں استعمال کرتا ہے اور ڈسٹرکٹس کو نہیں دیتا ہے، تو میں گزارش کروں گا منسٹر صاحب سے، جو بھی Reply کرنا چاہتا ہے کہ وہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ ہم ان سے وہاں پوچھ سکیں کہ کیوں یہ ان لوگوں کے ساتھ، ان ڈسٹرکٹس کے ساتھ اور ان کے عوام کے ساتھ یہ زیادتی کر رہے ہیں؟ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو وفاق دس پرسنٹ دیتا ہے، وہ صوبہ آگے سے ڈسٹرکٹس کو نہیں دے رہا۔

جناب اکبر ایوب خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب تاج محمد: سر، اس میں جو وفاق دس پرسنٹ صوبے کو دیتا ہے تو صوبہ (90) نوے روپے اپنے پاس رکھتا ہے اور اس میں سے دس روپے ڈسٹرکٹس کو دیتا ہے۔

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب خان۔

جناب اکبر ایوب خان: شکریہ جناب سپیکر، فیڈرل گورنمنٹ سے جتنا بھی ہمارا شیئر بنتا ہے، In the shape of hydel net profit, oil and gas and the tobacco cess جتنا بھی وہ صوبے کو ملتا ہے، آگے سے صوبے نے اس کا دس پرسنٹ جن ڈسٹرکٹس میں سے وہ آمدن آ رہی ہے، ان کو دینا ہوتا ہے اور میرے آنریبل کولیگ تاج محمد خان کے کہنے کا مقصد ہے، جس طرح میں آپ کو مثال دے دیتا ہوں کہ ہمارے تین ضلعے ہیں، ہری پور، صوابی اور مانسہرہ، اس وقت صوبائی حکومت کی طرف ہمارا تقریباً تیرہ ارب روپیہ بقایا ہے جو انہوں نے دینا ہے، اسی طرح کوہاٹ، کرک ان کے جو آئل اینڈ گیس کے جو معاملات ہیں، اس میں اٹھارہ ارب روپیہ صوبائی حکومت کی طرف بقایا ہے۔ جناب سپیکر، میں منسٹر سے ریکویسٹ کروں گا اور آپ سے بھی کہ اس کو کمیٹی میں بھیجا جائے ایک، وہاں اکاؤنٹس بیٹھ کر کلیئر ہو جائیں کہ کس کے کتنے پیسے ہیں اور اس کا کوئی سسٹم بن جائے، ہمارا صوبہ تو وفاق سے مانگتا ہے کہ بھئی ہمیں ہمارا Net hydel profit ہر مہینے دیا جائے لیکن آگے جو ہمارا حق بنتا ہے ضلع کو دینے والا، تو وہ حق پورا نہیں ہو رہا، تو ہماری حق تلفی ہو رہی ہے، اس کے لئے میری ریکویسٹ ہے کہ اس کو کمیٹی بھیجا جائے جہاں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔

جناب سپیکر: عبدالکریم خان بول لیں، تو اس کے بعد پیر مصور صاحب۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی صنعت و حرفت): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو جواب دے رہے ہو یا؟

معاون خصوصی صنعت و حرفت: نہیں سر، میں اس میں تھوڑا ایڈیشن کرنا چاہتا ہوں جو تاج محمد خان صاحب نے کہا ہے، اس میں تھوڑا ایڈیشن کرنا چاہتا ہوں، ابھی Recently ایک Increase of share notification ہوا ہے آئل اینڈ گیس میں جس کو دس پرسنٹ سے بڑھا کر پندرہ پرسنٹ کیا گیا ہے۔

جناب اکبر ایوب خان: وہ سب میں ہوا ہے، سب کو پندرہ پرسنٹ کر رہے ہیں۔

معاون خصوصی صنعت و حرفت: ٹھیک ہے جی، چلیں اکبر ایوب صاحب کہہ رہے ہیں کہ باقی بھی دس سے پندرہ پرسنٹ کی سمری Move ہو گئی، تو ٹھیک ہے سر۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی پیر مصور صاحب۔

جناب مصور خان (معاون خصوصی جنگلات و ماحولیات و موسمیاتی تبدیلی): شکریہ جناب سپیکر صاحب، میرے کولیگ، میرے دوست نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے، ہمارے ملاکنڈ کا بھی یہی ایشو ہے، ہمارے ادھر ملاکنڈ تھری پراجیکٹ ہے جو PEDO کے ساتھ ہے، اس کے تقریباً چار سال ہو گئے ہیں، تو ابھی تک ہم کو ایک روپیہ بھی نہیں دیا ہے جو اس میں ملاکنڈ کا شیئر بنتا ہے اور ابھی کہنے میں یہ آیا ہے کہ PEDO والے کہہ رہے ہیں کہ ہمارا نقصان ہوا ہے اور یہ

پیسے ہم ادھر ہی لگادیں گے، تو یہ تو ہمارے ساتھ ایگریمنٹ ہوا ہے، ایگریمنٹ کے مطابق عوام نے ادھر اپنی زمین دی ہے، تو اس کے مطابق اگر یہ شیئر ادھر لگانا ہے تو یہ تو غلط ہے۔ بس سپیکر صاحب، یہی پوائنٹ ہمارا بھی ہے اور میرے خیال سے یہ اگر ہم کمیٹی میں لے کر جائیں تو ادھر اس کا حل ہم نکال لیں گے۔

جناب سپیکر: بھئی! ٹھہریں، آپ بیٹھ جائیں، یہ کہانی لمبی ہو جائے گی، بات Justified ہے۔ آنریبل منسٹر صاحب، اس کو ہم سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجنا چاہتے ہیں۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): شکریہ جناب سپیکر، اس پر ایک دو باتیں میں بھی کرنا چاہتا ہوں Being the parliamentarian from that region، جہاں پر آئل اینڈ گیس Extract ہوتا ہے اور اس کا ریونیو آتا ہے۔ تو جناب سپیکر، یہ اس طرح ہے کہ آپ کو تو ہمارے پراونس کی Economic situation کا پتہ ہے، جب ہماری موجودہ گورنمنٹ آئی تو خزانے میں آپ کی سرکاری مشینری کو دینے کے لئے ایک ہفتے کی تنخواہ بھی نہیں تھی، اب اس ٹائم الحمد للہ صوبے کے ریونیو میں چوالیس (44) فی صد Increase ہوا ہے اور جہاں تک یہ رائیلٹی کا تعلق ہے جس میں تقریباً صوابی اور ہزارہ کے بھی کچھ ڈسٹرکٹس ہیں، خصوصی طور پر ہمارا کوہاٹ ڈویژن جس میں تین ڈسٹرکٹس ہیں ہمارے، کوہاٹ، کرک اور ہنگو۔ جناب سپیکر، چونکہ ہماری طرف سے بیوروکریسی میں بھی تھوڑی سی لوگوں کی Influence کم ہے اور اسی طرح Political might بھی آپ کو پتہ ہے کہ کس سائڈ کا تھوڑا سا زیادہ ہوتا ہے، تو ہمارے ساتھ بھی یہی زیادتیاں ہوئی ہیں، پچھلے تقریباً پندرہ بیس سالوں سے، اور رائیلٹی اس ٹائم کوہاٹ ڈویژن کی بھی وہ تقریباً اٹھارہ ارب اگر ہم اس کو Interest کے ساتھ کریں تو پھر تو میرے خیال میں اسی نوے (80/90) ارب ہی بنتی ہے لیکن Actual جو ہے وہ اٹھارہ ارب سے زیادہ ہے ہمارے کوہاٹ ڈویژن کی، اور اسی طرح ہزارہ کی، صوابی کی، ملاکنڈ کی، ان کی بھی ہو گی۔ تو چیف منسٹر صاحب کا ہم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں، یہ میں تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں ایک دو منٹ جی کہ چیف منسٹر، پہلے یہ رائیلٹی Concerned districts کی دس فی صد تھی، جو نہیں ملتی تھی یا اس میں سے بہت کم ملتی تھی، اس ٹائم الحمد للہ چیف منسٹر صاحب کا ہم شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں، جتنی بھی ہماری یہ رائیلٹی Related districts ہیں کہ چیف منسٹر صاحب نے اس وقت وہ Enhance کر کے دس پرسنٹ سے پندرہ پرسنٹ کر دی ہے جو کہ بہت اچھا اقدام ہے، (تالیاں) وہ اس وجہ سے جناب سپیکر، کہ اگر میں آپ کو لے کر جاؤں ہمارے کوہاٹ یا کرک یا ہنگو، Even میرے حلقے سے وہاں پر Rigs ہیں، وہاں پر Exploration ہوتی ہے، تو آپ یقین کریں کہ میرے آدھے سے زیادہ حلقے میں پینے کا پانی نہیں ہے، لوگ تو یہاں پر Luxuries کے پیچھے لگے ہوئے ہیں کہ ہمیں سولرائزیشن ہو جائے، فلاں ہو جائے ڈھمکانا، ہمارے لوگ جب ہمارے تک آتے ہیں تو وہ ہم سے پینے کا پانی مانگتے ہیں، پینے کا پانی نہیں ہوتا، تو جناب سپیکر، آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں اور میں بھی اس کو سیکنڈ کروں گا اور اس کو کمیٹی بھیج دیں جی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: اس میں صرف ایک بات تھی، بس ٹھیک ہو گیا۔

The motion before the House is that the call attention notice No. 186, moved by the honourable Member, may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention notice is referred to the concerned Standing Committee.

آنریبل منسٹر! میں ایک بات کروں جو آپ نے بیوروکریسی کی بات کی تھی، ہمیں کسی کے ساتھ آپ کو Alignment کی ضرورت ہونی نہیں چاہیئے، آپ اٹھارہویں ترمیم کے مطابق اپنےRules of Business چینج کریں.The things will be okay then.

(عصر کی اذان)

(اس مرحلہ پر محترمہ ڈپٹی سپیکر، ثریا بی بی مسند صدارت پر متمکن ہوئیں)

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب سہیل خان آفریدی صاحب، اچھا سہیل آفریدی صاحب، آپ تاج محمد خان صاحب کو ایک منٹ دے دیں، تاج محمد خان صاحب کا مائیکOn کریں پلیز۔

جناب تاج محمد: شکریہ میڈم، میں سارے ہاؤس کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے وہ کال اٹنشن کمیٹی کو بھیج دیا، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں تین چار ایم پی ایز جو ان ڈسٹرکٹس سے ان کا تعلق ہے اور اس سے وہ Affect ہو رہے ہیں، وہ اضلاع، تو آپ یہ بھی ڈائریکشن دے دیں کہ ان اضلاع کے ایم پی ایز کو بھی کمیٹی کی میٹنگ میں بلائیں جس طرح ہمارے اکبر ایوب نے بات کی، پیر مصور نے کی، جتنے بھی ہمارے ڈسٹرکٹس جو اس سے Affected ہیں، تو میری گزارش یہ ہوگی کہ اگر ان سے نمائندگی ہو تو ہم وہاں پہ، کنڈی صاحب کو بھی اگر کر دیں۔ شکریہ جی۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: میرے خیال سے تاج محمد خان صاحب، Concerned districts سے جتنے بھی ہمارے ممبرز ہیں، ان کو بھی اس میں کریں۔ ٹھیک ہے تاج محمد خان صاحب، آپ آپس میں فیصلہ کریں پھر آگے دیکھتے ہیں۔ جناب سہیل خان آفریدی صاحب۔

جناب محمد سہیل خان آفریدی (معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، جو جعلی حکومت مرکز پر قابض ہے یا لائی گئی ہے، اس سے پہلے جب Regime change operation ہوا تو اس کے بعد میرے لیڈر، میرے قائد جناب عمران خان صاحب نے اپنے دور حکومت میں خیبر پختونخوا کے لئے اور بالخصوص مرجڈ اضلاع کے لئے جو محنت شروع کی تھی، جو کام شروع کیا تھا اور ان کو جو اپنائیت مل رہی تھی تو جو لوگ بوٹ پالیش کر کے اعلیٰ عہدوں پر آجاتے ہیں تو ان کے پاس نہ عوام کا غم ہوتا ہے اور نہ ہی درد ہوتا ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، Regime change operation کے بعد جب ان Duffers اور نالائقوں کو بٹھایا گیا تو انہوں نے ایک کمیٹی بنائی جس کو یہ ذمہ داری دی گئی کہ وہ مرجڈ اضلاع میں

جو(AIP (Accelerated Implementation Programme کے فنڈز ہیں، وہ Directly execute کر سکتے ہیں یا استعمال کر سکتے ہیں یا تجویز دے سکتے ہیں لیکن اس کے بعد کیئر ٹیکر گورنمنٹ آئی، انہوں نے اس کمیٹی کو اڑا دیا لیکن بد قسمتی سے ایک دفعہ پھر جو ملک پر چور مسلط کر دیئے گئے ہیں، ان کی طرف سے پرسوں ایک اور لیٹر اس طرح کا آیا ہے اور انہوں نے وہ کمیٹی بنانے کا اعلان کر دیا ہے، تو یہ کمیٹی غیر آئینی ہے اور بدنیتی پر مبنی بھی ہے کیونکہ Twenty fifth Amendment کے بعد جب مرجڈ اضلاع خیبر پختونخوا کا حصہ بنے تو یہ ذمہ داری اٹھارہویں ترمیم میں تمام تر ذمہ داری صوبائی حکومت کے پاس ہوتی ہے، تو یہ لیٹر صوبائی خود مختاری پر ایک وار ہے، یہ لیٹر قبائلیوں خاص کر خیبر پختونخوا کے عوام اور میں قبائلیوں کو اس لئے Mention کروں گا میڈم سپیکر صاحبہ، کہ پچھلے دو Decades سے، بیس سالوں سے تقریباً ہمارے جو قبائلی عوام ہیں وہ مسلسل دہشتگردی کی جنگ کی لپیٹ میں ہیں اور ان کا انفراسٹرکچر تباہ، ان کے سکول تباہ، ان کے کالجز تباہ، ان کے روڈز تباہ، ان کے روزگار تباہ اور اس کے باوجود پرائی جنگ میں وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر اس ملک پر، اس قوم پر انہوں نے احسان کیا، انہوں نے وہ قربانی بھی دی، پچاس ہزار سے زیادہ لوگوں نے اپنی جانیں قربان کیں اس ملک کے لئے، اس وطن کے لئے، تو اس کے بعد یہ لیٹر ایک بدنیت اور بے غیرت انسان ہی کر سکتا ہے، یہ جو پاکستان کے ساتھ مخلص ہو، جو ایماندار ہو، جن میں لوگوں اور عوام کی فکر ہو، وہ ایسا لیٹر بالکل نہیں کر سکتا میڈم سپیکر صاحبہ۔

(خاموشی)

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: جی سہیل خان، آپ جاری رکھیں۔

<u>معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات</u>: میڈم سپیکر، ذہن Divert ہو رہا ہے۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر</u>: پلیز، آپ لوگ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

<u>معاون خصوصی مواصلات و تعمیرات</u>: میڈم سپیکر صاحبہ، ایک دفعہ پہلے بھی پرائم منسٹر، جعلی پرائم منسٹر شہباز کی طرف سے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس میں صوبائی حکومت، یہ لیٹر میرے پاس موجود ہے، انہوں نے اس کمیٹی کو Unconstitutional declare کیا تھا لیکن اس کے بعد کچھ دن پہلے انہوں نے پھر وہی کمیٹی بنائی جس میں Non elected Members یا وہ لوگ جو ان کے چمچے ہیں، ان کے Through جو ہیں وہ یہاں ڈیویلپمنٹ سکیم کر سکتے ہیں، تو یہ اختیار صرف اور صرف صوبائی حکومت کے پاس ہے اور صوبائی حکومت کے نمائندوں کے پاس ہے یا وہاں کے پارلیمنٹیرینز کے پاس ہے؟ مرکزی حکومت صوبائی خود مختاری پر اس طرح حملہ آور نہیں ہو سکتی جس طرح انہوں نے اس لیٹر میں کیا ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ہم نے قربانیاں دیں، ہم نے اپنے گھر بار چھوڑے اس ملک اور اس قوم کے لئے، ہم نے شہداء پیش کئے اس ملک اور قوم کے لئے، ہمارے سکول، روڈز، ہسپتال، کالجز سب کچھ تباہ ہوئے اس ملک، اس قوم کے لئے، تو حکومت کو چاہیئے کہ ہماری ان قربانیوں کا احساس کرے، حکومت کو چاہیئے کہ وہ ہوش کے ناخن لے، حکومت کو چاہیئے کہ جو قربانیاں ہم نے دی ہیں ان کا ازالہ کریں، حکومت کو چاہیئے کہ جو لوگ بے گھر ہوئے تھے، ان کی مسلط کردہ جنگ میں جو پرائی جنگ میں پاکستان کو انہوں نے

دھکیلا تھااور ایک دفعہ پھر قبائلیوں کو خود ساختہ جنگ میں پھر ایندھن بنا رہے ہیں تو ان کو چاہیئے کہ ہماری جو قربانیاں ہیں ان کا ازالہ کریں، ہمیں Compensate کریں، ہمارے جو گھر تباہ ہوئے ہیں، ہمارے جو کاروبار تباہ ہوئے ہیں، ہمارے جو شہداء ہیں، ان کی قدر کریں، ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں، یہ ہم پر مزید بوجھ ڈال رہے ہیں، یہ لیٹر، یہ کمیٹی صرف اور صرف قبائلیوں کو ذلیل کرنے کے لئے اور ہماری قربانیوں کو نیچ تر نگاہ سے دیکھنے کے لئے یہ کمیٹی بنائی گئی ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ہماری صوبائی حکومت کی طرف سے مرکزی حکومت کو CCI کی میٹنگ بلانے کے لئے باقاعدہ لیٹرز لکھے گئے ہیں، 2010 میں جو 7^{th} NFC award بنا تھا، اس کے بعد NFC کا شیئر خیبر پختونخوا کا زیادہ ہونا چاہیئے، جو سرتاج عزیز رپورٹ میں قبائلیوں کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ وہ ہمیں Divisible pool میں تین پرسنٹ دیں گے، جو خیبر پختونخوا کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ وہ War on terror میں ہمیں One percent دیں گے، جو سرتاج عزیز رپورٹ میں قبائلیوں کے ساتھ وعدہ کیا گیا تھا کہ ہر سال وہ ہمیں سو بلین دیں گے اور یہ دس سال تک جاری رہے گا میڈم سپیکر صاحبہ، ان میں سے فیڈرل گورنمنٹ نے ایک وعدہ بھی پورا نہیں کیا، جو اس ملک پر مسلط کر دیئے گئے ہیں، ان کی طرف سے ہمیں Compensate کرنے کے بجائے، ہماری قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھنے کے بجائے وہ ہم پر مزید بوجھ ڈال رہے ہیں۔ میڈم سپیکر صاحبہ، ہمارے قبائلی اضلاع میں Poverty تقریباً Seventy three percent ہے، بلوچستان میں وہ Forty three percent ہے اور بلوچستان کو Per capita spending جو گورنمنٹ دے رہی ہے وہ Forty thousand سے Above ہے، جو فاٹا یا مرجڈ اضلاع کو دی جا رہی ہے وہ اکیس ہزار پانچ سو (21500) ہے، یہ 2010 سے Per capita spending گورنمنٹ دے رہی ہے، یہ Forty percent سے Above poverty اور کہاں Seventy three percent poverty نا تو یہ چاہیئے تھا کہ جب بلوچستان کو Forty percent per capita spending مل رہی تھی، تو فاٹا یا مرجڈ اضلاع کو یہ تقریباً ستر (70) ہزار یا پینسٹھ (65) ہزار تک دینی چاہیئے تھی لیکن چلیں اگر چالیس ہزار یا اکتالیس ہزار کی مد میں یہ ہمارا تقریباً 1335 بلین روپیہ بنتا ہے جو ان کو دینا چاہیئے، یہ ہمیں نہیں دے رہے ہیں، یہ ہمیں سو بلین سالانہ نہیں دے رہے ہیں، ہمارے جو Annual expenditures ہیں، جو سیلری کی مد میں جاتے ہیں وہ 106 بلین ہیں لیکن ہمیں ابھی تک ساٹھ بلین بھی نہیں ملے ہیں، صوبائی حکومت ہمارے مرجڈ اضلاع کے ساتھ جو کر سکتی ہے وہ کر رہی ہے، ابھی بھی جو ہمارا AIP شیئر ہے وہ تقریباً دوسرا اور تیسرا کوارٹر ہمیں فیڈرل گورنمنٹ سے نہیں ملا لیکن اس کے باوجود بھی صوبائی حکومت ہمارے مرجڈ اضلاع کو چلا رہی ہے، صوبائی حکومت کی طرف سے جو ان کی ذمہ داری نہیں بنتی لیکن پھر بھی مرجڈ اضلاع میں Investment بھی کر رہی ہے، ڈیویلپمنٹ میں پیسے بھی دے رہی ہے اور ہمارا جو تنخواہ دار طبقہ ہے ان کو تنخواہیں بھی دے رہی ہے لیکن فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں قدر کی نگاہ سے نہیں دیکھا جا رہا ہے۔ میڈم سپیکر صاحبہ، اگر یہ لیٹر واپس نہیں لیا گیا تو میں پورے قبائلی اضلاع میں ان شاء اللہ وتعالیٰ دورے کروں گا، تمام قبائلیوں کو اکٹھا کروں گا اور ان شاء اللہ وتعالیٰ اسلام آباد میں بھرپور احتجاج کروں گا اور وہ احتجاج پاکستان کی تاریخ کا بہترین احتجاج ہو گا، ان شاء اللہ

وتعالیٰ کشمیر کا احتجاج یہ بھول جائیں گے جب ہم احتجاج کریں گے، ان شاء اللہ۔ (تالیاں) میڈم سپیکر صاحبہ، پہلے تو ہم اپنے حقوق کے لئے نکلتے ہیں، یہ میں بار بار کہتا ہوں کہ مرکزی حکومت ہوش کے ناخن لے، جو جعلی حکومت ہم پر مسلط کر دی گئی ہے، پہلے تو جنگ ہر شہری اپنے حقوق کے لئے کرتا ہے لیکن جب کسی ملک کے شہریوں کو ان کے حقوق نہیں ملتے تو وہاں پہ یا تو آزادی کی تحریکیں شروع ہوتی ہیں یا بغاوت شروع ہوتی ہے، ہم تو پاکستان سے محبت کرنے والے قبائلی ہیں، ہم محب الوطن پاکستانی ہیں، ہماری رگوں میں پاکستان سے محبت کا خون دوڑتا ہے لیکن اس طرح نہیں کہ یہ لوگ ہم پر ظلم پہ ظلم کرتے جائیں اور دیکھتے جائیں۔ میڈم سپیکر صاحب، ان شاء اللہ تعالیٰ اس کمیٹی کے خلاف بھرپور آواز اٹھائیں گے اور اگر ہمیں اپنے حقوق نہ دیئے گئے تو ان شاء اللہ تعالیٰ احتجاج کا راستہ ہمارے ساتھ ہے اور ہم آئینی اور قانونی طور پر احتجاج کریں گے۔ بہت شکریہ، بہت مہربانی۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جناب احمد کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ میڈم سپیکر صاحبہ، تاج محمد ترند صاحب نے، آفتاب صاحب نے اور میرے سہیل بھائی نے تفصیلی باتیں کیں، میں ان تمام باتوں کو Club کر کے اپنا مضقف، پارٹی کا بھی اور اپوزیشن کی طرف سے بھی دینا چاہتا ہوں۔ جو بات آج ترند صاحب نے کی، یہ بڑی Important ہے، وہ کال اٹینشن کے سلسلے میں جو کہ جا چکا ہے لیکن میں Floor of the House پہ اپنا مضقف رکھنا چاہتا ہوں کیونکہ بڑا Important issue ہے۔ اس کال اٹینشن میں جو ذکر ہوا ہے، وہ یہ بات ہوئی ہے کہ جو بھئی صوبہ جو ہے وہ فیڈرل سے دس پرسنٹ رائیلٹی لیتا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے، اس کے دو رخ ہیں، ایک وہ جو فیڈرل گورنمنٹ سے ہمیں پیسہ ملتا ہے Under Article 161 clause (1) paragraph (b) میں آئل کی صورت میں ملتا ہے:

"(a) the net proceeds of the Federal duty of excise on natural gas levied at well-head and collected by the Federal Government, and of the royalty collected by the Federal Government, shall not form part of the Federal Consolidated Fund and shall be paid to the Province in which the well-head of natural gas is situated."

یہ Straight transfer ہے خیبر پختونخوا تیل کی پیداوار میں Feed rating unit میں سب سے زیادہ ہے، پورا پاکستان نوے (90) ہزار بیرل Per day پیدا کرتا ہے جبکہ خیبر پختونخوا پچاس (50) ہزار بیرل Per day پیدا کرتا ہے اور Nashpa جیسے Oil well جو پورے پاکستان کا سب سے بڑا آئل کا ذخیرہ ہے، وہ الحمد للہ خیبر پختونخوا کے پاس ہے۔ اس کے علاوہ جو مارم زئی ہے یا میلا ہے یا باقی Oil wells ہیں ہمارے پاس، اس کی تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا، اسی کے ساتھ ہی نیچرل گیس، آئل اور Net hydel profit کے حوالے سے Constitution میں باقاعدہ ذکر ہے Article 161 clause (2), کے اندر ہے کہ:

"(2) The net profits earned by the Federal Government, or any undertaking established or administered by the Federal Government from

the bulk generation of power at a hydro-electric station shall be paid to the Province in which the hydro-electric station is situated.”

تو کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس صوبے میں Oil well ہوگا، جس صوبے میں ہائیڈرو سٹیشن ہوگا وہ پیسہ اس صوبے کے پاس جائے گا، ہمارے صوبے کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے اور سالوں سال ہو رہی ہے، یہ آئین کا وہ آرٹیکل ہے جس کی عملداری ہر شخص پہ، ہر ادارے پہ، ہر فورم پہ فرض ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم آج آتے ہیں، جو دس سے پندرہ پرسنٹ ابھی کیبنٹ میں بارہویں کابینہ میں ہوا ہے، وہ بھی Pay نہیں ہو رہا لیکن پہلا گلہ تو ہمارا صوبائی حکومت سے بنتا ہے۔ میڈم سپیکر، اسی آئین کے اندر دیا ہوا ہے کہ صوبہ اگر کوئی مالی، معاشی یا اقتصادی اپنا مقدمہ لے کر جائے گا تو وہ کہاں پہ لے کر جائے گا؟ وہ ہے Council of the Common Interest under Article 153، ایک آئینی مقدمہ اس فورم پہ جائے گا جس کو مشترکہ مفاداتی کونسل کہا جاتا ہے جس کے چیئرمین وزیراعظم ہوتا ہے اور چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ جو ہیں اس کے ممبران ہوتے ہیں آرٹیکل 153 کے نیچے اور یہ بات کر کر کے ہم تھک گئے، پورا سال ہو گیا، آج پھر ہم اس ہاؤس کی وساطت سے صوبائی کابینہ سے پوچھتے ہیں کہ کدھر ہے وہ وزیراعلیٰ کا خط جو انہوں نے لکھا ہے Council of the Common Interest کو، یہ Under Article 154 کہتے ہیں کہ:

“154. The Council shall formulate and regulate policies in relation to matters in Part II of the Federal Legislative List and shall exercise supervision and control over related institutions.”

جناب سپیکر، آپ کے سامنے آئین کی کتاب پڑی ہوئی ہے، آرٹیکل 154 کے نیچے اس میں CCI کا Procedure and function ہے، آرٹیکل 154 (3) clause میں کہتے ہیں کہ:

“(3) The Council shall have a permanent Secretariat and shall meet at least once in ninety days:”

مرکزی حکومت بھی غیر آئینی کام کر رہی ہے اور صوبائی حکومت بھی غیر آئینی کر رہی ہے کیونکہ اس میں لکھا ہوا ہے:

“Provided that the Prime Minister may convene a meeting on the request of a Province on an urgent matter”، تو نوے (90) دن کے اندر اس کی میٹنگ ہونی چاہیئے تھی، ایک سال ہو گیا ہے ہماری اس حکومتوں کو بنے ہوئے، نہ وفاقی حکومت نے تکلیف کی اور نہ ہی صوبائی حکومت نے کوئی خط لکھا CCI کے حوالے سے، اگر نہیں تو لے کر آئیں ریکارڈ پہ یہ بات کرتے ہیں لیکن ان کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہے کیونکہ یہ Compromised ہو چکے ہیں صوبائی معاشی مقدمے کے حوالے سے، نہ یہ Net hydel profit کی بات کرتے ہیں، نہ یہ آئل کی بات کرتے ہیں، نہ یہ گیس کی بات کرتے ہیں اور پھر میرے سہیل بھائی نے کہا کہ کوئی کمیٹی بنی ہے، تو میڈم سپیکر، یہ کمیٹی جو بنی ہے تو اس کے لئے فورمز بنے ہوئے ہیں، جدھر آپ نے اپنا مقدمہ وفاقی حکومت کے ساتھ لڑنا ہے وہ CCI ہے، اس کی میٹنگ چیف منسٹر بلا سکتا ہے، وہ کیوں نہیں بلاتا؟ انہوں نے ہمیشہ چڑھائی کی بات، تشدد کی بات اور ہمیشہ احتجاج کو تشدد میں تبدیل کیا ہے، انہوں نے کبھی بھی اس آئینی فورم کا استعمال نہیں کیا جو Constitution میں موجود ہے، ہم ان سے پوچھتے ہیں، اس آئینی فورم کو کون

استعمال کرے گا؟اور یہ اس کیبنٹ کی Collective responsibility ہے، مجھے پورا یقین ہے، آفتاب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، CCI ہمارا سب سے بڑا فورم ہے جہاں پہ ہمارا معاشی مقدمہ پیش ہونا ہے، اس کے اوپر ان کی کیا تیاری ہے؟ پھر جو انہوں نے پراونس کی بات کی ہے وہ تو ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، وہ تو یہ کابینہ میں خود ہیں، پندرہ پرسنٹ یہ کہتے ہیں، انہوں نے ایک دھیلا بھی ابھی تک ان صوبوں کو نہیں دیا، جہاں پر ہمارے تیل کے ذخیرے موجود ہیں، جہاں پر ہمارے ہائیڈرو اسٹیشنز موجود ہیں، ان ضلعوں کا آپ ریکارڈ نکال لیں، یہ اچھا ہوا کمیٹی میں گیا، ہم وہاں پہ مفصل بات کریں گے، ایک ادھیلا بھی نہیں دیتے جہاں سے ہمارے یہ تیل، گیس اور بجلی کے خزانے نکل رہے ہیں اور میڈم سپیکر، یہ جس کمیٹی کی بات کر رہے ہیں، تو CCI میں جائیں، مقدمہ لڑیں وہاں پہ اگر ایک کام غیر آئینی، غیر دستوری ہوا ہے تو وہ لے کر آئیں لیکن ہم ان سے آج یہ سوال پوچھتے ہیں جو مرجڈ ڈسٹرکٹس کے لئے جو AIP میں جو پیسے ملے تھے، کیا وہ ان مرجڈ اضلاع میں لگے ہیں؟ اس سوال کا جواب ہے کہ ان اضلاع میں نہیں لگے بلکہ Settled districts میں ان کی حکومت لگاتی رہی، تیرہ سال سے ان کی حکومت یہاں پہ موجود ہے، AIP میں جو مرجڈ اضلاع کے لئے پیسے آئے، وہ وہاں پہ استعمال نہیں ہوئے۔ میڈم سپیکر، یہ بڑی اہمیت کا حامل مقدمہ ہے جس کے اوپر میں بات کرنا چاہتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی میں آخر میں یہ گوش گزار کرتا چلوں، کیونکہ کابینہ کے اراکین بھی بیٹھے ہیں، میرے میڈیا کے دوست بھی بیٹھے ہوئے ہیں، ہمارے عالمی تناظر میں جس طریقے سے تبدیلیاں آرہی ہیں، ابھی حال ہی میں ریاست امریکہ میں پریذیڈنٹ ٹرمپ نے سینتالیسویں صدر کا حلف اٹھایا اور انہوں نے اپنی Inauguration ceremony میں اپنی مفصل، اپنی جامع پالیسی دیتے ہوئے انہوں نے افغانستان پہ بات کی اور انہوں نے کہا کہ امریکہ اپنا وہ اسلحہ واپس لے گا جو کہ وہ چھوڑ کر گیا تھا، نہیں تو ہم امداد بند کر دیں گے، ہم اس بات کی تائید کرتے ہیں کہ آخر کار پاکستان کے مؤقف کی جیت ہوئی ہے، یہ وہی اسلحہ ہے جو آج کل ہمارے قبائلی اضلاع میں مسلح لوگوں کے پاس موجود ہے اور جس سے ہمارے پولیس کو، Law enforcement agencies کو، فوج اور سیاسی ورکروں کو شہید کیا جا رہا ہے، یہ وہ High tech اسلحہ ہے جس کی ضبطگی بہت ضروری ہے، ہم سمجھتے ہیں اور آخر کار وہ کونسی امریکہ کی حکومت تھی جس نے اس معاہدے کے نتیجے میں یہ اسلحہ ان کے حوالے کیا تھا جس کے اثرات آج بھی پاکستان میں موجود ہیں۔ میڈم سپیکر، اگر مجھ سے اور مجھ جیسے سیاسی کارکن سے کوئی پوچھے تو میرے خیال میں اکیسویں صدی کا سب سے بڑا Event جو تھا وہ US withdrawal from Afghanistan تھا، اگر پاکستان کے تناظر سے دیکھا جائے اور جس طریقے سے اسلحہ مسلح لوگوں کے ہاتھ میں دیا گیا اور اس ریجن میں ایک انتشار اور تشدد پھیلایا گیا تو اس بیان کو ہم خوش آئند سمجھتے ہیں کہ اسلحے کی ضبطگی ہونی چاہیئے تاکہ یہاں پہ ایک پرامن ریجن ہو جو کہ ہماری ترقی خوشحالی اور فلاحی ریاست کے خواب کو پورا کر سکے۔ میں آخر میں آپ کا مشکور ہوں جو آپ نے مجھ ناچیز کو موقع دیا اور میری رائے کا احترام کیا۔ شکریہ۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ کنڈی صاحب۔ جناب وزیر قانون صاحب۔

جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون): شکریہ میڈم سپیکر، کنڈی صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے رائیلٹی کے حوالے سے ہمارے مؤقف کو سیکنڈ کیا لیکن ساتھ ساتھ انہوں نے صوبائی حکومت کے اوپر تنقید بھی کی اور CCI کے حوالے سے انہوں نے آرٹیکل کے حوالے دیئے۔ میڈم سپیکر، میں پہلے بھی یہاں پہ وضاحت دے چکا ہوں کہ ہمارے چیف منسٹر صاحب اور فنانس ڈیپارٹمنٹ نے تقریباً پندرہ لیٹرز سے زیادہ وفاقی حکومت کو لکھ چکے ہیں کہ آپ NFC کرائیں مختلف معاملات میں لیکن آپ یقین جانیں کہ تقریباً گیارہ مہینے لگ بھگ ہونے کو ہیں ہماری صوبائی حکومت کے بھی اور وفاقی جعلی حکومت کے بھی، لیکن ابھی تک انہوں نے CCI کی میٹنگ Convene نہیں کی حالانکہ Under the Constitution وہ نوے (90) دن کے اندر وہ Bound ہیں کہ وہ CCI کی میٹنگ نوے (90) دنوں میں ایک بار ضرور کرائیں گے اور اگر ایک صوبہ چاہے تو نوے (90) دن سے پہلے بھی اس کی ریکوزیشن کر سکتا ہے، بہر حال وہ نہیں کر رہے ہیں، وہ کس وجہ سے نہیں کر رہے ہیں؟ کافی ساری وجوہات ہیں۔ میڈم سپیکر، ہم NFC کے حوالے سے بھی لکھ چکے ہیں کہ چونکہ پچیسویں آئینی ترمیم میں جب مرجر ہوا تو آپ کا 7th NFC award جو ہے وہ Redundant ہو چکا ہے، وہ ختم ہو چکا ہے، اب فاٹا کے مرجر کے بعد، قبائلی اضلاع کے مرجر کے بعد صوبے کا پرانا شیئر جو ہے وہ 14.62 فیصد بنتا تھا، اب صوبے کا نیا شیئر ہمارے اندازے کے مطابق 19.46 فیصد بنتا ہے۔ میڈم سپیکر، یہ کیوں نہیں کرا رہے ہیں؟ کیونکہ نئے NFC میں ہمارے صوبے کو 14.62 اور 19.46 کے درمیان تقریباً چار، ساڑھے چار پرسنٹ کا Extra share آ رہا ہے جس کو میں صرف آپ کو ریکارڈ پہ لانا چاہتا ہوں کہ صرف اس سال 25-2024 کے ان 14.62 سے 19.46 کے درمیان جو Gap بنتا ہے، صوبے کا جو Extra share بنتا ہے ایک سال کا، وہ 360 ارب ہے 25-2024 کے بجٹ مطابق، تو آپ خود اندازہ لگائیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے سہیل آفریدی صاحب نے جو بات کی کہ فیڈرل حکومت کی طرف سے، ان کے پلاننگ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دوسری بار نوٹی فکیشن آ رہا ہے، میڈم سپیکر، ایک بار جب انہوں نے سائفر اور سائفر کے بعد کسی کے کہنے پہ Regime change کی اور پی ڈی ایم کی حکومت یہاں پہ مسلط ہوئی جس میں کنڈی صاحب کی پارٹی بھی پیش پیش تھی اور مولانا صاحب تو ان کی اس ٹائم امامت کر رہے تھے، تو میڈم سپیکر، اس ٹائم بھی انہوں نے یہ Exercise کیا تھا، یہ نوٹی فکیشن انہوں نے اس ٹائم بھی جاری کیا تھا اور 16 جنوری 2025 کو انہوں نے دوبارہ جاری کیا، اس ٹائم بھی ہماری جو پی ٹی آئی کی پراونشل گورنمنٹ تھی، وہ اس کے اوپر Agitate کر چکی ہے، ان کو لیٹر بھیج چکی ہے اور ابھی بھی ہم Agitate کریں گے اور ہمارے فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، ہمارے چیف منسٹر صاحب کی طرف سے ان کو یہ لیٹر بھی جائے گا، وجہ یہ ہے میڈم سپیکر، کہ جب پچیسویں آئینی ترمیم ہو گئی تو Automatically merged districts جو ہیں وہ ایگزیکٹیو اتھارٹی صوبے کے Under آ چکے ہیں، وہ چیف منسٹر صاحب کے Under اس کی ایگزیکٹیو اتھارٹی، ایڈمنسٹریٹو جتنے بھی معاملات ہیں، ان کے فنانشل جتنے بھی معاملات ہیں وہ صوبے کے حوالے ہو چکے ہیں اور اس کے بعد اگر وفاق Interference کرے گا، Intervene کرے گا تو یہ اٹھارہویں ترمیم کے خلاف ہے، یہ آئین کے خلاف ہے، یہ جعلی حکومت جو کہ

بار بار آئین توڑ چکی ہے، وہ ایک بار پھر یہ Exercise کرنے جا رہی ہے اور میں کنڈی صاحب کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ گورنر صاحب اس میں بھی اس کمیٹی جو سٹیئرنگ کمیٹی انہوں نے AIP project ج کی Acquisition اور Identification کے لئے جو سٹیئرنگ کمیٹی انہوں نے نوٹیفائی کی ہے جعلی حکومت نے اس میں گورنر صاحب کو بھی ممبر بنایا گیا ہے، تو میڈم سپیکر، یہ واضح ہے کہ میں کل بھی بلاول صاحب کی ایک پریس کانفرنس سن رہا تھا جو کہ احتجاج کر رہا تھا وفاقی حکومت کے خلاف، حالانکہ ان کے والد جعلی طریقے سے، دو نمبر طریقے سے وہاں پہ صدر بنے بیٹھے ہیں، یہ ان سارے Exercises میں شریک جرم ہیں، Regime change سے لے کر اب تک لیکن آگے سے مگر مچھ کے آنسو بہا رہے ہیں جہاں پہ ان کو Suit نہیں کرتا ہو اور جہاں پہ Suit کرتا ہو پھر یہ Own کر لیتے ہیں، وفاقی حکومت کو بھی، لیکن میڈم سپیکر، یہ سوشل میڈیا کا دور ہے جو کہ ان لوگوں سے Manage نہیں ہو رہا اور لوگوں کو پتہ ہے کہ حقیقت کیا ہے اور ڈرامہ بازی کیا ہے؟ میڈم سپیکر، اس حوالے سے میں صرف اتنا ہی کہنا چاہوں گا کہ اس کے خلاف ان شاء اللہ ہم لائحہ عمل بنائیں گے، چیف منسٹر صاحب Already convey کر چکے ہیں، چونکہ یہاں پہ تو جعلی حکومت بیٹھی ہوئی ہے، اصل جو ہے ان کے پیچھے جو ان کے Handlers ہیں، جو طاقتور ہیں، میں اس دن بھی بات کر چکا ہوں کہ لاوا پک رہا ہے، خاص طور پہ ہمارے جو Merged districts ہیں جن کے ساتھ پچیسویں آئینی ترمیم میں وعدہ کیا گیا تھا، ان کو تین پرسنٹ شیئر دلوانے کے لئے کیونکہ وہ باقی اضلاع سے، باقی ملک کے اضلاع سے Backward رہ گئے ہیں، ترقیاتی معاملات میں ان کے ساتھ جو وعدہ کیا گیا تھا میڈم سپیکر، آپ کو حیرانگی ہو گی کہ اس AIP میں جو کہ میرے حساب سے وہ ایک سو ارب سالانہ جو دس سالہ پروگرام دیا گیا تھا، وہ ایک سو ارب 2018 میں تین پرسنٹ کے حساب سے ایک سو ارب بنتا تھا، آج بجٹ کے حساب سے وہ تین پرسنٹ بھی 223 ارب بنتا ہے ایک سال کا، تو اس حساب سے تقریباً 1500 ارب سے زیادہ وفاق کے ذمے واجب الادا ہیں جس کے لئے یہ کمیٹیاں بھی بنائی گئیں جو کہ صوبائی ایگزیکٹیو اور فنانشل معاملات میں Interference کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپ کو حیرانگی ہو گی کہ AIP کی مد میں جولائی سے ایک آنہ، ایک ٹکا یعنی، یہ تقریباً تیسرا کوارٹر ہے کہ وفاقی حکومت کی طرف سے ایک آنہ نہیں آیا اور کافی سارے پراجیکٹس Identified ہیں، ان کے ٹینڈرز ہو چکے ہیں، ہماری پچھلی حکومت کی طرف سے ان پہ بیس پرسنٹ اور تیس پرسنٹ کام بھی ہو چکا ہے لیکن اب جب ان کی طرف سے فنڈز بند ہیں تو ہمارے سارے AIP کے پراجیکٹس رکے ہوئے ہیں، یہ زیادتی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ میڈم سپیکر، قبائلی اضلاع جو کہ ویسے بھی بہت زیادہ متاثر ہیں، جو کہ اس ملک کے لئے وہ لوگ کافی قربانیاں دے چکے ہیں، تو میرے خیال میں اب ان کے ساتھ کوئی دوسرا آپشن نہیں ہے اور ان شاء اللہ ہم ان کو لیڈ کریں گے اور ہم ان شاء اللہ نیشنل اسمبلی کے سامنے بہت جلد جو ہمارے Merged districts کے پارلیمنٹیرینز ہیں، ایک لائحہ عمل بنا رہیں ہیں اور چیف منسٹر صاحب کی اجازت کے بعد ان شاء اللہ ان کے خلاف بھرپور احتجاج کریں گے اور یہ سیدھی طریقے سے ماننے والے نہیں ہیں۔ تو میڈم سپیکر، آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے وقت دیا۔

<u>محترمہ ڈپٹی سپیکر:</u> شکریہ وزیر قانون صاحب۔ جناب فتح الملک علی ناصر صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Fateh-ul-Mulk Ali Nasir: Madam Deputy Speaker! I beg to move an important resolution. Please relax rule 124 under rule 240 and allow me to move my resolution.

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be suspended under rule 240 to allow the honourable Member to move the resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was moved)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

قراردادیں

Madam Deputy Speaker: Fateh-ul-Mulk Sahib, to move the resolution, please.

Mr. Fateh-ul-Mulk Ali Nasir: Thank you, Madam Speaker.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Expediting the construction of the Arandu and Garam Chashma roads in Lower Chitral to promote international trade and connectivity.

District Lower Chitral is the third largest district in Khyber Pakhtunkhwa in terms of total land area covering 6458 square kilometers and lies in the far north bordering district Upper Dir to the south and east and district Upper Chitral to the northeast. Lower Chitral also shares a long border with the Afghanistan and has boundaries with three Afghan provinces, Kunar, Nuristan and Badakhshan. Tajikistan is also located in close proximity. It is submitted before this august House that two major ongoing road projects, linking Chitral with Afghanistan, have been stalled for several years. These include the Arandu road from Mirkhani to the Afghan border at Arandu Khas, linking Lower Chitral with Kunar and the Garam Chashma road leading from Chitral city to the Dorah pass which leads into Badakhshan. These two roads are of immense geostrategic importance, as Arandu Khas is only 170 kilometers from Jalalabad, the fifth largest city in Afghanistan and the Ishkashim bridge, one of the main highway crossings between Afghanistan and Tajikistan is only 100 kilometers from the Dorah pass which is itself 90 kilometers from Chitral City. These two road projects must be completed as soon as possible to end the international isolation of Chitral, so that Chital can be accessed from the south via Torkham, Jalalabad and Kunar, which is a snow- free all weather road in the case of Garam Chashma road to provide the shortest overland route between Peshawar and Tajikistan via Chitral city which would be a distance of just 500 kilometers. The completion of these roads will serve as a conduit for international trade and will lead to

financial prosperity for Chitral, Khyber Pakhtunkhwa and Pakistan, as a whole.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: فتح الملک صاحب، میں نے بھی اس پر دستخط کیا ہے، اس قرارداد میں میرا نام بھی آپ شامل کریں کیونکہ اس قرارداد میں اپر چترال سے روڈ گزرتے ہوئے واخان، دوشنبہ، تاجکستان کو بھی Connect کرتا ہے، تو میرا نام بھی اس میں شامل کریں اور جلد از جلد اس تعمیری کام کو مکمل کیا جائے۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honourable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by unanimously. Janab Shafiullah Jan Sahib.

جناب شفیع اللہ جان: تھینک یو میڈم سپیکر، آج جو PECA Act پاس ہوا ہے، اس کے متعلق ایک قرارداد ہے۔ خیبر پختونخوا اسمبلی آزاد صحافت اور اظہار رائے کی آزادی کے خلاف PECA Act اور ڈیجیٹل پاکستان ایکٹ قانون میں ترامیم کو مسترد کرتی ہے اور صحافتی برادری کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے ایسے ہر اقدام کے اوپر بھرپور مذمت کرتی ہے جو صحافت پر قدغن اور پابندی کا باعث ہو۔ یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ PECA Act اور ڈیجیٹل پاکستان ایکٹ جیسے قانون سے متنازعہ، غیر جمہوری اور ظالمانہ ترمیم واپس لی جائے۔

Madam Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was moved)

Madam Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

اب میں اجلاس کو ملتوی کرتی ہوں۔

And we will meet again afternoon, 02:00 P.M., on Monday, the 27th January, 2025.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 27 جنوری 2025 بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)